49020 ـ عیدین کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

سوال

میں نماز عیدین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ کا طریقہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین عیدگاہ میں ادا کیا کرتے تھے، مسجد میں نماز عید ادا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی" الام " میں رقمطراز ہیں:

ہم تك یہ پہنچا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین كے لیے مدینہ كی عیدگاہ تشریف لے جایا كرتے تھے، اور اسی طرح ان كے بعد والے بھی، لیكن بارش وغیرہ كا عذر ہوتا تو پھر نہیں، اور اسی طرح عمومی طور پر سب علاقوں كے لوگ سوائے مكہ والوں كے. انتہی

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم عید كے لیے سب سے خوبصورت اور اچھا لباس زیب تن كیا كرتے تھے، نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس ایك حلہ تھا جو عیدین اور جمعہ والے دن پہنا كرتے تھے.

(حلہ ایك ہی جنس كے دو كپڑوں كو كہتے ہیں).

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر كی نماز كے لیے جانے سے قبل طاق كھجوریں تناول فرمایا كرتے تھے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان كیا ہے كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن نكلنے سے قبل كھجوریں كھا كر نكلتے، اور كھجوریں طاق كھاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (953).

ابن قدمہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہمیں تو عید الفطر والے دن جلد کھانے کے استحباب میں کسی اختلاف کا علم نہیں. انتھی

عید الفطر کی نماز سے قبل کھانے میں حکمت یہ ہے کہ کوئی گمان کرنے والا شخص یہ گمان نہ کرے کی نماز عید ادا کرنے تك روزہ رکھنا لازم ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ:

روزہ رکھنے کے وجوب کے بعد افطار کے وجوب پر اللہ تعالی کے حکم کو تسلیم کرنے میں جلدی کرنا.

اگر کسی مسلمان شخص کو کھجور نہ ملے تو وہ کسی اور چیز کو کھا کر ہی ناشتہ کر لے چاہے پانی پی لے، تا کہ سنت پر عمل ہو سکے، کیونکہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر ادا کرنے سے قبل کچھ کھایا جائے.

لیکن عید الاضحی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ سے واپس پلٹنے تك کچھ نہیں کھاتے تھے، اور عیدگاہ سے واپس آکر اپنی قربانی میں کچھ نہ کچھ کھاتے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لیے غسل فرمایا کرتے تھے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: اس میں دو حدیثیں ہیں،اور دونوں ہی ضعیف ہیں، لیکن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جو سنت پر بہت شدت سے عمل پیرا تھے ان سے ثابت ہے کہ وہ عید والے دن عیدگاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے. اھـ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے.

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس پلٹتے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1295) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں حسن قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" سنت یہ ہے کہ تم عید کے لیے پیدل جاؤ "

سنن ترمذی حدیث نمبر (530) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے حسن کہا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اکثر اہل علم کے ہاں اس حدیث پر عمل ہے، وہ عید کے لیے پیدل جانا مستحب قرار دیتے ہیں، اور سوار نہ ہونا مستحب ہے، لیکن عذر کی بنا پر سوار ہو سکتا ہے.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ پہنچ جاتے تو تو بغیر کسی اذان اور اقامت کے نماز شروع کردیتے، اور نہ ہی" الصلاة جامعة" کا اعلان کرتے سنت یہی ہے کہ اس میں سے کچھ بھی نہ کیا جائے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں نماز عید سے قبل اور نہ ہی بعد میں کوئی رکعت ادا کرتے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ خطبہ عید سے قبل نماز عید کی ادائیگی کرتے اور دو رکعت نماز عید پڑھاتے جس کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ مسلسل سات تکبیریں کہتے، اور ہر تکبیر کے مابین تھوڑی دیر کا سکتہ کرتے، تکبیروں کے مابین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دعاء وغیرہ منقول نہیں، لیکن ابن مسعود رضی اللہ تعالی سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے:

کہ وہ اللہ کی حمد بیان کرے، اور اس کی ثنا کرے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درورد پڑھے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ کی اتباع کرتے ہوئے ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیرات مکمل کرلیتے تو سورة الفاتحہ کی تلاوت کرتے اور اس کے بعد ق والقرآن المجید پہلی رکعت میں اور دوسری میں هل اتاك الغاشية کی تلاوت فرماتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت ہے، اس کے علاوہ ثابت نہیں.

اور جب قرآت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے، اور رکعت مکمل کرنے اور سجدہ کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو مسلسل پانچ تکبیریں کہتے، جب تکبیریں کہہ کر فارغ ہوتے تو قرآت کرتے، تو اس طرح دونوں رکعتوں کی ابتدا تکبیروں سے کرتے، اور قرآت رکوع سے قبل ہوتی.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت بیان کی ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرآت سے قبل کہیں.

امام ترمذی کہتے ہیں:

میں نے محمد ۔ یعنی بخاری رحمہ لہ تعالی ۔ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا:

اس باب میں اس حدیث سے زیادہ صحیح کوئی نہیں.

اور میں بھی یہی کہتا ہوں. اھـ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے مکمل کر لیتے تو لوگوں کی طرح رخ کر کے کھڑے ہو جاتے، اور لوگ اپنی صفوں میں ہی بیٹھے رہتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وعظ و نصحیت کرتے، اور انہیں حکم دیتے اور منع کرتے، اور اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ کرتے، یا پھر کسی چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم دیتے.

عیدگاہ میں منبر نہیں ہوتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چڑھ کر خطبہ دیتے، بلکہ لوگوں کے سامنے زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے.

جابر رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز ادا کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا خطبہ سے قبل بغیر کسی اذان اور اقامت کے نماز سے کی، اور پھر بلال رضی اللہ تعالی عنہ پر کے سہارے کھڑے ہو کر اللہ تعالی کے تقوی کا حکم دیا، اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر ابھارا، اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور پھر عورتوں کے پاس گئے اور انہیں بھی وعظ و نصیحت کیا.

متفق علیہ.

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن عیدگاہ جاتے اور سب سے پہلے نماز پڑھاتے، اور نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تو لوگ اپنی صفوں میں ہی بیٹھے ہوتے تھے"

اس حدیث کو مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سارے خطبے الحمد لہ سے شروع کرتے تھے، اور کسی بھی حدیث میں یہ بیان

نہیں ملتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کا خطبہ تکبیر سے شروع کیا ہو.

بلکہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں سعد بن قرظ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں ان سے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے دوران اور اطراف میں تکبیریں کہا کرتے تھے، اور عیدین کے خطبہ میں تکبیر کہا کرتے تھے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1287).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابن ماجہ میں اسے ضعیف قرار دیا ہے، حدیث ضعیف ہونے کے باوجود یہ اس پر دلالت نہیں کرتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ خطبہ عید تکبیر کے ساتھ شروع کرتے تھے.

تمام المنۃ میں شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اس کے باوجود کہ یہ خطبہ عید کی تکبیر کے ساتھ ابتدا کرنے کی مشروعیت پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے، اس میں ایك شخص ضعیف اور ایك شخص مجھول ہے، لہذا اس سے دوران خطبہ تکبیر کی سنت پر استدلال کرنا جائز نہیں. اھـ

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" لوگ عیدین اور استسقاء کے خطبہ کے افتتاح میں اخلاف کرتے ہیں:

ایك قول یہ ہے کہ: دونوں خطبے تکبیر سے شروع کیے جائیں گے.

ایك قول یہ ہے کہ: استسقاء کا خطبہ استغفار کے ساتھ شروع کیا جائیگا.

اور ایك قول یہ ہے کہ: دونوں خطبے الحمد للہ سے شروع ہونگے.

شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: یہی صحیح ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے سارے خطبہ الحمد للہ سے شروع کرتے تھے. اھـ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں شامل ہونے والے شخص کو رخصت دی ہے کہ وہ خطبہ کے لیے بیٹھے یا چلا جائے.

عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید ادا کی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھا لی تو فرمانے لگے:

" ہم خطبہ دینےلگے ہیں، جو خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا پسند کرتا ہے وہ چلا جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1155) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

عید والے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ عید گاہ جانے اور واپس آنے میں راستہ بدلتے تھے، ايك راستے سے جاتے تو دوسرے راستے سے واپس پلٹتے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید والے دین راستے کو بدلتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (986).

واللہ اعلم .